السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اگر مسلمان کے پاس بیوی کو حج کرانے کے لیے مال ہو تو اس پر اپنی بیوی کو حج کرانا واجب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خاوند کے پاس مال ہونے کے باوجود اس پر بیوی کے حج کا خرچہ برداشت کرنا واجب نہیں، بلکہ یہ صرف مستحب ہے جس پر اسے اجر وثواب ملے گا اور اگر وہ یہ کام نہیں کرتا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اس لیے کہ نہ تو قرآن نے اور نہ حدیث نے اسے واجب کیا ہے۔ البتہ اسلام نے بیوی کا مہر مقرر کیا ہے جو صرف بیوی کا ہی حق ہے اور اسلام نے اسے اپنے مال میں تصرف کرنے کی اجازت دی ہے۔

شریعت نے خاوند کے ذمہ واجب کیا ہے کہ وہ بیوی پر اچھے طریقے سے خرچ کرے اور پھر شریعت نے خاوند پر اس کی دیت کی ادائیگی بھی واجب نہیں کی، اسی طرح بیوی کی جانب سے زکواة بھی خاوند پر واجب نہیں اور اس طرح نہ ہی حج کا خرچہ وغیرہ واجب ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمة اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر بیوی حج کے بغیر فوت ہو جائے اور خاوند کسی کو اس کی طرف سے حج کرنے پر وکیل بنائے تو کیا خاوند کو اجر وثواب حاصل ہوگا؟ شیخ نے جواب دیا :

افضل تو یہ ہے کہ خاوند فوت شدہ بیوی کی طرف سے خود حج کرے تاکہ وہ واجب کردہ مناسک کو صحیح طور پر ادا کر سکے۔۔۔ رہا وجوب کا مسئلہ تو خاوند پر ایسا کرنا واجب نہیں۔

تو جب فوت شدہ بیوی کی طرف سے حج کی ادائیگی واجب نہیں، اسی طرح اس کی زندگی میں بھی اسے حج کرانا واجب نہیں۔ یہ تو بات تھی وجوب کی، البتہ نیکی اور معاشرتی بہتری کے لحاظ سے اگر وہ یہ کام کرتا ہے تو اسے اجر وثواب حاصل ہوگا اور پھر اللہ تعالی احسان کرنے والوں کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔

شیخ عبدالکریم زیدان کا کہنا ہے :

بیوی کے حقوق میں خاوند کے ذمہ یہ واجب نہیں کہ وہ بیوی کے حج کا خرچہ برداشت کرے۔ یا اس کے خرچے میں شراکت کرے۔ (المفصل فی احکام المراة (2/177)

اور علامہ ناصر الدین البانی رحمة اللہ علیہ سے اس مسئلے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

خاوند پر بیوی کے حج کا خرچہ ادا کرنا واجب نہیں، لیکن اگر عورت کے پاس اتنا مال ہو جو حج کے لیے کافی ہو تو عورت پر حج واجب ہوگا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں تو اس پر حج واجب نہیں۔ (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق]

ص490

محدث فتویٰ